اللّٰہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

نمبر ۱۶ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر: ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے

یکم اگست ۱۹۳۵ء — ۳۰۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت ... ۳/۶

اہلی زندگی کی ذمہ واریاں ... ۷/۱۰

مطالعہ ... ۱۰/۱۲

صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کا قاتلانہ حملہ ۱۲/۱۴

احراریوں کی مسلمانوں سے غداری ص۱۵

امام بخاری علیہ الرحمۃ ... ۱۶/۱۷

وصیتیں ... ۱۸/۱۹

پیدائشِ اعجاز

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کا اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ پرچہ میں ایک نظم بعنوان "پیدائشِ اعجاز" لکھی گئی ہے۔ اسکے متعلق خط موصول ہوا ہے چوہدری دوست محمد خاں صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج رہتک کے ہاں صرف ایک لڑکی تھی۔ اور اولاد نرینہ آپکے ہاں کوئی نہ تھی۔ جب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا گیا تو اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المؤمنین کی دُعاؤں کی برکت سے چوہدری صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضور نے اعجاز احمد تجویز فرمایا۔

حق مہر کی رقم محفوظ کرنے کیلئے

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کے حصص خریدیں

قیمت:- فی حصہ مبلغ دس روپے

جو کہ مندرجہ ذیل اقساط میں قابل ادا ہے:-

درخواست کے ہمراہ	مبلغ دو روپے فی حصہ	مطالبہ اول۔ دو روپے آٹھ آنے فی حصہ	ان ہر دو مطالبوں میں
تخصیص حصص پر	" تین " "	مطالبہ ثانی " " " "	کم از کم تین ماہ کا وقفہ ہوگا

فارم درخواست حصص و دیگر تفصیلات کے لئے آج ہی کمپنی سے دریافت کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت

(نمبر اوّل)

سر محمد اقبال صاحب کو کچھ عرصہ سے میری ذات سے خصوصاً اور جماعت احمدیہ سے عموماً بغض پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب ان کی حالت یہ ہے کہ یا تو کبھی وہ انہی عقائد کی موجودگی میں جو ہماری جماعت کے اب ہیں جماعت احمدیہ سے تعلق موانست و مواخات رکھنا بُرا نہیں سمجھتے تھے یا اب کچھ عرصہ سے وہ اس کے خلاف جلوت و جلوت میں آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ میں اُن وجوہ کے اظہار کی ضرورت محسوس نہیں کرتا جو اس تبدیلی کا سبب ہوئے ہیں۔ جس نے ۱۹۱۱ء کے اقبال کو جو علیگڑھ کالج میں مسلمان طلباء کو یہ تعلیم دے رہا تھا۔ کہ "پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں" ۱۹۳۵ء میں ایک دوسرے اقبال کی صورت میں بدل دیا۔ جو یہ کہہ رہا ہے۔ کہ

"میرے نزدیک قادیانیت سے بہائیت زیادہ ایماندارانہ ہے۔ کیونکہ بہائیت نے اسلام سے اپنی علیحدگی کا اعلان واشگاف طور پر کر دیا۔ لیکن قادیانیت نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دینے کے بجائے اپنے آپکو محض نمائشی طور پر جزو اسلام قرار دیا اور باطنی طور پر اسلام کی رُوح اور اسلام کے تخیّل کو تباہ و برباد کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔" (زمیندار ۵ مئی ۱۹۳۵ء)

یعنی ۱۹۱۱ء کی احمدیہ جماعت آج ہی کے عقائد کے ساتھ صحابہؓ کا خالص نمونہ تھی لیکن ۱۹۳۵ء کی احمدیت بہائیت سے بھی بدتر ہے۔ اُس بہائیت سے جو صاف لفظوں میں قرآن کریم کو منسوخ کہتی ہے۔ جو واضح عبارتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بہاء اللہ کو ظہورِ الٰہی قرار دیتے ہوئے رسول کریم کو منسوخ کہتی ہے جو واضح عبارتوں میں بہاء اللہ کو ظہورِ الٰہی قرار دیتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو فضیلت دیتی ہے۔ گویا ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے نزدیک اگر ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو منسوخ قرار دیتا۔ قرآن کریم سے بڑھ کر تعلیم لانیکا مدعی ہوتا۔ نماز و کو تبدیل کر دیتا اور قبلہ کو بدل دیتا ہے اور نیا کلمہ بناتا اور اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرتا ہے حتٰی کہ اسکی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے تو بھی اسکا وجود ایسا بُرا نہیں مگر جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا۔ آپکی تعلیم کو آخری تعلیم بتاتا۔ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرکت کو آخر تک خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سمجھتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے ہر حکم پر عمل کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور آیندہ کیلئے سب روحانی ترقیات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور غلامی میں محصور سمجھتا ہے وہ بُرا اور بائیکاٹ کرنے کے قابل ہے۔

دوسرے لفظوں میں سر محمد اقبال صاحب مسلمانوں سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو منسوخ کر کے قرآن کریم کے بعد ایک نئی کتاب لانیکا مدعی ہو۔ اپنے لئے خدائی کا مقام تجویز کرے اور اپنے سامنے سجدہ کرنے کو جائز قرار دے جس کے خلیفہ کی بیعت فارم میں صاف لفظوں میں لکھا ہو کہ "وہ خدا کا بیٹا ہے" وہ بانی سلسلہ احمدیہ سے اچھا ہے جو اپنے آپکو خادمِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہیں اور قرآن کریم کی اطاعت کو اپنے لئے ضروری قرار دیتے ہیں اور کعبہ کو بیت اللہ اور کلمہ کو مدارِ نجات سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بہائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اور قرآن کریم پر حملہ کرتے ہیں لیکن احمدی سر محمد اقبال اور ان کے ہمنواؤں کو روحانی بیمار قرار دیکر انہیں اپنے علاج کیطرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور انکے ایمان کی کمزوریوں کو ان پر ظاہر کرتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

سر محمد اقبال صاحب اس عذر کی پناہ نہیں لے سکتے کہ میرا صرف یہ مطلب ہے کہ بہائی منافق نہیں اور احمدی منافق ہیں۔ کیونکہ اول تو یہ غلط ہے کہ بہائی کھلے بندوں اپنے مذہب کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر سر محمد اقبال یہ دعویٰ کریں تو اسکے صرف یہ معنے ہونگے کہ بیسویں صدی کا یہ مشہور فلسفی اُن فلسفی تحریکات تک سے آگاہ نہیں جن سے اسوقت کے معمولی نوشت و خواند والے لوگ آگاہ ہیں۔ سر محمد اقبال کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بہائی اپنی کتب عام طور پر لوگوں کو نہیں دیتے بلکہ انہیں چھپاتے ہیں۔ وہ ہر ملک میں الگ الگ عقائد کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ امریکہ میں صاف لفظوں میں بہاء اللہ کو خدا کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن اسلامی ممالک میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکی حیثیت ایک کامل ظہور کی بتاتے ہیں۔ وہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ ملکر نمازیں پڑھ لیتے ہیں ویسا ہی وضو کرتے ہیں اور اتنی ہی رکعتیں پڑھتے ہیں جتنی کہ مسلمان لیکن الگ طور پر وہ صرف تین نمازوں کے قائل ہیں۔ اور ان کے ہاں نماز پڑھنے کا طریق بھی اسلام سے مختلف ہے۔

پھر یہ بھی درست نہیں کہ احمدی منافق ہیں۔ اور لوگوں سے اپنے عقائد چھپاتے ہیں۔ اگر احمدی مداہنت سے کام لیتے تو آج سر محمد اقبال کو اسقدر اظہار غصہ کی ضرورت ہی کیوں ہوتی۔ احمدی ہندوستان کے ہر گوشہ میں رہتے ہیں۔ دوسرے فرقوں کے لاکھوں کروڑوں مسلمان ان کے حالات سے واقف ہیں وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنیوالے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نماز کے مطابق نماز پڑھنے والے۔ روزے رکھنے والے حج کرنیوالے اور زکوۃ دینے والے ہیں۔ وہ کونسی بات ہے جو احمدی چھپاتے ہیں۔ اور سر محمد اقبال کے پاس وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے انہوں نے یہ معلوم کیا کہ احمدیوں کے دل میں کچھ اور ہے مگر ظاہر وہ کچھ اور کرتے ہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اسقدر محتاط تھے کہ جب ایک صحابی نے ایک شخص کو جس نے عین اسوقت کلمہ پڑھا تھا جب وہ اسے قتل کرنے لگے تھے قتل کر دیا۔ اور عذر یہ رکھا کہ اس نے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ھَلْ شَقَقْتَ قَلْبَہٗ کیا تو نے اُس کا دل پھاڑ کر دیکھا ہے؟ لیکن سر محمد اقبال صاحب آج دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ قوم جس کے افراد نے افغانستان میں اپنے عقائد چھپانے پسند نہ کئے لیکن جان دیدی۔ ساری کی ساری منافق ہے۔ اور ظاہر کچھ اور کہتی ہے اور دل میں کچھ اور ہے۔

اگر یہ الزام کوئی ایسا شخص لگاتا جسے احمدیوں سے واسطہ نہ پڑا ہوتا تو میں اسے معذور سمجھ لیتا۔ لیکن سر محمد اقبال معذور نہیں کہلا سکتے۔ ان کے والد صاحب مرحوم احمدی تھے۔ ان کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب احمدی ہیں۔ ان کے اکلوتے بھتیجے شیخ محمد اعجاز احمد صاحب سب جج احمدی ہیں۔ اسی طرح ان کے خاندان کے اور کئی افراد احمدی ہیں۔ انکے بڑے بھائی صاحب حال ہی میں کئی ماہ ان کے پاس رہے ہیں۔ بلکہ جس وقت انہوں نے یہ اعلان شائع کیا ہے۔ اس وقت بھی سر محمد اقبال صاحب کی کوٹھی وہ تعمیر کرا رہے تھے۔ کیا سر محمد اقبال صاحب نے انکی رہائش کے ایام میں انہیں منافق پایا تھا؟ یا خود اپنی زندگی سے زیادہ پاک زندگی انکی پائی تھی؟ ان کے سگے بھتیجے شیخ اعجاز احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے نیک . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . نوجوان ہیں کہ اگر سر محمد اقبال غور کریں تو یقیناً انہیں ماننا پڑیگا کہ ان کی اپنی جوانی اس نوجوان کی زندگی سے سینکڑوں سبق لے سکتی ہے۔ پھر ان شواہد کی موجودگی میں انکا کہنا کہ احمدی منافق ہیں اور ظاہر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں کہانتک درست ہو سکتا ہے؟

میں تمام شریف مسلمانوں سے جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس صورت حالات پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا اس قسم کے غیظ و غضب کے بھرے ہوئے اعلان مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنائیں گے یا خراب کرینگے؟ اور سوچیں کہ ایک شخص جو اپنے احمدی بھائی کو بُلوا کر اس سے اپنی کوٹھی بنواتا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کی تعلیم دیتا ہے۔ کہانتک لوگوں کیلئے راہنما بن سکتا ہے؟ اور اسی طرح وہ شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کھلا حملہ کرنے والے کو اچھا قرار دیتا ہے اور اپنے ایمان پر اعتراض کرنے والے کو ناقابل معافی قرار دیتا ہے کہانتک مسلمانوں کا خیر خواہ قرار دیا جا سکتا ہے؟

کاش! سر محمد اقبال اِس عمر میں ان امور کی طرف توجہ کرنے کی بجائے ذکر الٰہی اور احکام اسلام کی بجا آوری کی طرف توجہ کرتے اور پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوتا اپنے نفس کی اصلاح کرتے تا خدا تعالےٰ ان کو موت سے پہلے صداقت کے سمجھنے کی توفیق دیتا۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش ہو سکتے۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

121

اہلی زندگی کی ذمہ واریاں

اسلامی شادی کا اصل مقصد

اسلام ایک ایسا زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ کہ دُنیا میں ہر ایک انسان کے لئے خواہ وہ کسی حصہ زمین میں بود و باش رکھنے والا ہو۔ اس کی تمام ضروریات زندگی میں اس کا رہبر و رہنما ہوتا ہے۔

شادی بلاشبہ ایک خوشی کا موقعہ ہے۔ لیکن وہ دل جو اس خوشی کے موقعہ پر ایک حد تک غمگین نہیں ہوتا۔ اس نے اسلامی شادی کے مقصد کو نہیں سمجھا۔ غور کا مقام ہے کہ انسان بھی شادی کرتا ہے اور تمام حیوانات اور چرندے بھی شادی کرتے ہیں۔ بلکہ ثابت ہو گیا ہے کہ نباتات میں بھی نر و مادہ پائے جاتے ہیں۔ اور دونو قسم کے پھولوں یا ایک ہی پھول کے دو حصوں کے اختلاط سے ہی پھل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو خوشی ایک انسان کو شادی سے محسوس ہوتی ہے۔ یقیناً اس قسم کی خوشی تمام جاندار آپس میں ملکر اور اکٹھے رہ کر حاصل کرتے ہیں۔ ان کے ہاں بھی بچے پیدا ہوتے اور ہماری طرح ان کے دلوں کو بھی اپنے بچوں سے فرحت پہنچتی ہے۔ یہ بچوں ہی کی شدید محبت کا تقاضا ہے۔ کہ اگر انسان ان کے بچوں کو مارنے یا پکڑنے کا ارادہ کرے۔ تو ان بچوں کی ماں سخت خطرناک حملہ کرتی ہے۔ اور لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ ایک کتیا کو جسنے بچے دئے ہوئے ہوں چھیڑنا آسان نہیں پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ شادی کے معاملہ میں انسان کو حیوانات سے کیا امتیاز حاصل ہے۔ ہمارے نزدیک ہر انسان کے لئے اور خصوصاً اسلام کا دعوے کرنیوالے انسان کے لئے یہ سوال نہایت ہی اہم ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ معلوم کرے۔ کہ بوجہ اشرف المخلوقات ہونیکے اس معاملہ میں اسپر کیا ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں اور پھر غور کرے کہ کس حد تک وہ اپنی ذمہ واریوں کو ادا کر رہا ہے۔ ورنہ اگر وہ شادی کی ذمہ واریوں سے تمام عمر غافل رہا تو ایک وقت آئیگا۔ کہ اُسے بڑی حسرت کے ساتھ کہنا پڑیگا۔ کہ کاش میں اشرف المخلوقات ہونیکی بجائے مٹی ہوتا۔

اسی تحقیقات میں ایک آیت جسکا خطبہ نکاح میں پڑھا جانا ضروری ہے۔ کھلے طور پر ہماری رہنمائی کر رہی ہے۔ اور جب نکاح کیوقت خطیب اس آیت کی جو ایک اہم حکم الٰہی پر مشتمل ہے تلاوت کرتا ہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے جوڑے پر اور ان تمام مردوں اور عورتوں پر جو خطبہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اور جن کی شادیاں ہو چکی ہوتی ہیں یا آئندہ ہونیوالی ہوتی ہیں حجّت پوری ہو جاتی ہے۔ کہ اُن سب کو اللہ تعالیٰ کا حکم سُنا دیا گیا۔ اور غافل نہیں رہنے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی اے ایمان کا دعوےٰ کرنیوالو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیئے کہ ہر نفس خیال رکھے اُس چیز کا جو وُہ کل کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے۔ ہم یہاں تقویٰ کی تفصیل میں (جسکے اختیار کرنے کا اس آیت میں خصوصیت سے حکم ہوا ہے) نہیں پڑنا چاہتے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اسوقت ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی طرف معزز خواتین کو متوجہ کرنا ہے۔ صرف یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان کے تمام اعمال خیالات اور خواہشات کی محرک۔ اللہ تعالیٰ کی وہ شدید اور غیر اللہ سے مکمل طور پر غافل کر دینے والی محبت ہو جس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور علایق میں نہ ملے۔ اور یہ کہ انسان اس پر اس کی ناراضگی اور اس کے غضب سے اس قدر خائف رہے کہ اس کے مقابل پر دیگر تمام قسم کے خوف ہیچ ہوں۔

انسان کی اعلیٰ زندگی کو حیوانات کی زندگی سے جو چیز ممتاز کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد کے الفاظ پر انسان ہمیشہ غور کرتا رہے۔ اور سوچے کہ وہ کل کے لئے کیا کچھ تیار کر رہا ہے۔ غد سے مراد باقیماندہ زندگی اور موت کے بعد کی زندگی دونو ہو سکتی ہیں۔ اور قدمت سے مراد انسان کے اپنے اعمال ہو سکتے ہیں اور وہ اثر بھی جو بیوی کی نیکی یا بدی کا خاوند پر ہوتا ہے۔ یا خاوند کا بیوی پر اور وہ اثر بھی جو دونو کا اولاد پر پڑتا ہے۔ شادی کے ساتھ انسان کی ذمہ واریوں پر ایک بہت بڑا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہمنے دیکھا ہے کہ کئی لوگ جو شادی سے پہلے اپنے اموال کو خدا کی راہ میں بڑی فراخدلی سے خرچ کرتے تھے۔ شادی کے بعد وہ رنگ نہ رہا۔ اور مال کی محبت زیادہ ہو گئی۔ اور اسی طرح کئی نوجوان بعض اوقات بڑے زور اور الحاح سے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرتے ہیں۔ لیکن شادی ہو جانے کے بعد وطن میں یا وطن سے باہر قربانی کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے

جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ شادی کے بعد انسان میں ایک زبردست اور عجیب تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے اپنے مال اور وقت اور محبت کے لئے نئے مصرف معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی توجہ کئی اطراف میں مبذول ہو جاتی ہے۔ شریعت اسلام کا منشاء یہ ہے۔ کہ شادی کے بعد جبکہ دنیوی لذات اور نعماء اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے غافل کر دینے کے لئے شیطان اپنا سب سے زبردست اور آخری حملہ شروع کر دیتا ہے۔ انسان اپنے توازن کو قائم کرے اور اپنے تقویٰ میں فرق نہ آنے دے۔ بلکہ اس سے بڑھکر یہ کہ وہ شادی کو بطور ایک میزان یا ترازو کے استعمال کرے۔ اور جب بھی اُسے دنیا کی محبوب ترین اشیاء کی طرف کشش محسوس ہو۔ مثلاً خاوند یا بچوں کی محبت کا خیال دل میں آئے تو وہ اپنے نفس کا امتحان لینا شروع کر دے۔ اور اس محبت کا جسکے متعلق اس کا دعویٰ ہے۔ کہ اسے خدا سے ہے۔ اندازہ لگائے۔ اور دیکھے کہ آیا اللہ تعالےٰ کی محبت تمام محبتوں سے بھاری ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو اسکے لئے مقام خوف ہے اور چاہیئے کہ استغفار اور توبہ کرے۔ اور ان ذرائع کو کام میں لائے۔ جو شریعت نے اصلاح نفس کے لئے اسے مہیا کئے ہیں۔ جن میں سب سے بڑھکر نماز ہے اور تہجد کی نماز کے متعلق تو صاف آیا ہے کہ ان ناشئة اللیل ھی اشد وطئاً واقوم قیلا۔ کہ شب خیزی نفس کو لتاڑنے کیلئے اور انسان کی کلام کو ٹھوس اور زوردار بنانے کے لئے نہایت ہی عمدہ ذریعہ ہے۔ پس شادی ایک نہایت ہی قیمتی اور سہل الاستعمال کسوٹی ہمارے ہاتھ میں دیتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم اپنے دلی ایمان کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ اس قیمتی کسوٹی کی قدر کریں۔ اور اس کے ذریعہ سے خبردار رہیں کہ ہمارے اعمال کا رخ شیطان کی طرف ہے یا خدا کی طرف۔ اور یہ بھی مدنظر رکھیں کہ انکا ہماری موت کے بعد والی زندگی پر کیا اثر پڑیگا۔ کیونکہ جسطرح دریا میں پڑی ہوئی کشتی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایک جگہ کھڑی رہے۔ بلکہ لازمی طور پر یا تو وہ اپنے زور بازو سے پانی کے بہاؤ کیخلاف جا رہی ہوگی۔ اور یا جسطرف پانی اسے لے جائیگا۔ وہ جائے گی۔ اسی طرح انسان کی رُوحانی حالت بھی ایک مقام پر نہیں رہ سکتی۔ بلکہ لازمی طور پر یا تو انسان اللہ تعالےٰ کی محبت میں ترقی کر رہا ہوگا۔ یا شیطان کے زیادہ قریب ہوتا جا رہا ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس انسان کے دو دن ایک جیسے ہوں۔ وُہ گھاٹے میں ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے:- ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ کہ ہم نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتیں دیکر پیدا کیا ہے لیکن اسکے ساتھ یہ قانون بھی بنا دیا ہے۔ کہ یا تو وہ مومن ہو کر مناسب اعمال بجالاتا ہؤا بلند ہوتا جائے۔ ورنہ اگرچہ نازیبا اعمال اس سے نہ بھی سرزد ہوں اسکا نیکیوں سے رک جانا ہی اسے اسفل السافلین میں گرا دینے کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس شادی کی قیمت اور اسکا فائدہ یہ ہے۔ کہ شادی ہمیں اپنے نفس کا امتحان لینے میں مدد دیتی ہے اور ہم اسکے ذریعہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے ایمان کی کیا قیمت ہے ❊ خاکسار نذیر احمد افریقی

مُطالعہ

کتاب سے اس طرح فائدہ اٹھاؤ جیسے شہد کی مکھی پھولوں سے اٹھاتی ہے۔ مطالعہ کتب ہمکو گھر بیٹھے دنیا بھر کے حالات سے واقف کرتا دنیا کے بڑے سے بڑے انسان کی رائے ہمکو بتلاتا ہے۔ بہادروں کے حالات سناتا ہے۔ نبیوں کے پند و نصائح حکمت کے انمول و گرانمایہ موتی ہمارے سامنے بکھیرتا ہے۔ خدا کے فرستادوں کے پاکیزہ حالات سناتا ہے۔ فلاسفروں کے فلسفہ حکیموں کی حکمت سے ہمکو روشناس کراتا ہے۔ غرض مطالعہ ہی کی بدولت دنیا میں تہذیب و تمدن مذہب و آسائش کا قیام ہؤا اور ہم تک آج سے ہزارہا سال پہلے کے نبیوں حکیموں۔ فلاسفروں۔ سائینسدانوں۔ بادشاہوں۔ بزرگوں اور صوفیوں کی نصیحتیں۔ حکمتیں اور حالات پہنچے ❊

مطالعہ انسان کے علم میں بیش بہا اضافہ کرتا ہے۔ ایک بہت زیادہ تجربہ کار انسان بھی مطالعہ سے مستغنی و بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر اچھی کتاب انسانی روح کو نور سے بھر دیتی ہے صحیح معنوں میں مطالعہ کا زمانہ انسان کو اسوقت حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ اسکول یا کالج ... کی بندشوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اسکول یا کالج کی تعلیم ختم ہونیکے بعد ۱۰ فیصدی بھی مطالعہ کی طرف توجہ نہیں کرتے چہ جائیکہ حقیقی معنوں میں اپنے علم کو بلا واسطہ استاد کے بذریعہ مطالعہ ترقی دیا

اسمیں شک نہیں کہ بقول بیکن (مشہور انگریز فلاسفر) محض مطالعہ کافی نہیں تجربہ بھی کوئی چیز ہے مطالعہ و تجربہ باہمدگر مکمل ہیں مطالعہ بے تجربہ و تجربہ بے مطالعہ ہیچ و ناقص ہے مگر انسان کی چھوٹی سی زندگی .... کے تجربات کی اس قدر وسعت نہیں ہو سکتی کہ مطالعہ سے بے نیاز کر دے۔ بسا اوقات چند اوراق کا مطالعہ سالہا سال کے تجربہ سے زیادہ وزن رکھتا ہے۔

ایک جگہ بیکن لکھتا ہے کہ "خوب چبا کر ہضم کرو" یعنی ہر اہم کتاب کو نہایت غور سے سوچ سمجھکر پڑھو۔ کتابوں کے پڑھتے وقت یہ بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

123

پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ حتی الامکان توجہ سے مطالعہ کیا جائے۔ اہم و ضروری باتیں کئی بار دہرا کر پڑھی جائیں تا ذہن نشین ہو جائیں۔ کوئی عمدہ فقرہ یا شعر یا کسی کا قابل عمل قول یا نصیحت اپنی نوٹ بک میں درج کر لیجائے۔ (ہر شخص کو ایک نوٹ بک یا بیاض ضرور رکھنی چاہیئے۔ یہ نہایت مفید اور اہم چیز ہے۔ انسان کے ضروری کاموں میں بعض اوقات بہت ممد و معاون ثابت ہوتی ہے) یہ اقوال و نصیحتیں یا اشعار ہمکو بعض اوقات بہت فائدہ پہنچاتی ہیں۔ زندگی کے پیچیدہ سے پیچیدہ واقعات بعض اوقات ان نصیحتوں یا شعروں کی مدد سے حل ہو جاتے ہیں ؛

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں اس زمانہ میں حقیقی معنوں میں اچھی کتابوں کا مطالعہ کرنیوالوں کا فقدان ہے۔ البتہ بازاری ناول بیہودہ کتابیں پڑھنے والے آپکو اکثر دکھائی دینگے گرچہ اس کیوجہ اکثر یہ ہوتی ہے کہ انکی تربیت ناقص طریقہ پر کیگئی ہوتی ہے اور تعلیم محض حرف شناسی اور معمولی اردو خوانی تک محدود ہوتی ہے ؛

ہماری زندگی کے بنانے اور بگاڑنے میں جس طرح ہمارے دوستوں ہم صحبتوں کا اثر غالب ہوتا ہے۔ اسی طرح کتابیں بھی ہمارے اخلاق و عادات پر غایت درجہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہم اپنے مطالعہ کیلئے بہترین کتابیں منتخب کریں جو بیکار اوقات میں ہماری بہتر رفیق اور اچھی ہم نشین ثابت ہو سکیں ؛

جب آپ کسی کتاب کو پڑھنے کیلئے اٹھائینگی اور پڑھنا شروع کریں گی تو آپکو ایسا معلوم ہوگا کہ اسکا مصنف یا ہیرو در حقیقت ہمارے سامنے موجود ہے اور ہم سے باتیں کر رہا ہے۔ یا کسی مشہور انسان یا نبی یا پیغمبر کا حال سنا رہا ہو۔ کبھی کتابیں ہمکو زمانہ حال سے زمانہ قدیم کیطرف اٹھا لیجاتی ہیں اور ہمارے سامنے بائیسکوپ کے پردہ کیطرح یکے بعد دیگرے تواریخ کے اوراق کھول کر دکھاتی چلی جاتی ہیں اور ان پردوں پر کبھی رامچندر جی لچھمن جی کرشن جی سکندر دارا جولیس سیزر کالیداس بکرماجیت۔ جابر۔ ابو بکر رازی۔ ابن رشد۔ ابو ریحان بیرونی۔ ارسطو۔ جالینوس۔ ہومر۔ شکسپیئر۔ فردوسی عمر خیام۔ ابن خلدون۔ بو علی سینا۔ ابو نصر فارابی رازی۔ غزالی سعدی۔ حافظ۔ ابن بطوطہ۔ نیوٹن ڈارون۔ رستم و سہراب آتے ہیں اور اپنی اپنی بہادری۔ لیاقت۔ کمال کا مظاہرہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ کبھی انہی پردوں پر ہمکو انبیاء علیہم السلام دنیا اور اہل دنیا کو ہدایت کا درس دیتے۔ خدا ترسی اور خدا پرستی کا راستہ دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم مادی علوم حاصل کرنے کے لئے مندرجہ بالا اہل علوم کی مدد اور ان کی کتابوں کے محتاج ہیں۔ تو روحانی علوم۔ اخلاقی تعلیم و معاشرتی اصلاح کے لئے ایسی ہستی کے محتاج ہیں۔ جو صاحب تخت و تاج اور زاہد گوشہ نشین بھی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہِ کشور کشا و فرماں روائے جہاں اور فقیرِ بینوا بھی ہو
یا ایں ہمہ مجسم اخلاق ہو۔ آئینہ عمل ہو۔ جو اپنے
اخلاق کا .... اعلےٰ اور ملکوتی
...... ایسا بہترین نمونہ پیش کرے جو
دنیا ابتدائے آفرینش سے آجتک ویسا مثل
اور ثانی پیدا کرنے سے عاجز ہو۔ چنانچہ
ان صفات کا مظہر ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پاتے ہیں ؛

مطالعہ کے لئے ہم کو آپ کے سوانح
حیات آپ کے اقوال یعنی احادیث آپ کے
صحابہ کے حالات پڑھنے چاہئیں۔ تاکہ ہم اپنے
اخلاق کو بلند سے بلند تر درجہ پر پہنچا سکیں ؛

ہماری انتہائی کوشش یہ ہونی چاہیئے
کہ ہم آپ کی سیرۃ کو غور سے پڑھیں۔ اور اپنی
طبیعت کو اس اسوہ حسنہ پر ڈھالنے کی
کوشش کریں ؛

مذہبی اسپرٹ اور مذہبی روح پیدا
کرنے والی کتابیں پڑھنا ضروری اور ازدیاد
ایمان کا باعث ہے۔ اور اس نوع کی کتابیں
بھی ہماری سیرۃ پر اثر پذیر ہوں گی جس کے
باعث بلند خصلتیں اعلےٰ اخلاق۔ خود بخود
ہم میں رائج ہو جائیں گی ؛

والسلام

(خاکسار لئیقہ بیگم از کلکتہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
پر
ایک احراری کا قاتلانہ حملہ

جماعت احمدیہ کیلئے نہایت المناک حادثہ

۸ر جولائی کا دن تاریخ احمدیت میں ابد الآباد
تک خون کے آنسو رلانیوالا دن سمجھا جائیگا۔ جبکہ
ایک ذلیل اور کمینہ احراری نے حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر حضرت صاحبزادہ
مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جیسا کہ
واقعات سے ظاہر ہے۔ یہ کمینہ اور ذلیل حملہ
کسی ذاتی بناء پر نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک سازش
اور منصوبہ کے ماتحت کیا گیا ہے۔ تاکہ جماعت احمدیہ
کے مقدس وجودوں پر حملہ کر کے افراد جماعت کو
اشتعال دلایا جائے۔ اور بد نام کیا جائے۔ چنانچہ
اخبار الفضل ۱۸ر جون میں اس واقعہ ہائلہ سے
بیس ۲۰ روز قبل ہی یہ لکھدیا گیا تھا۔ کہ یہ شرارت
محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ عوام کو ان واجب الاحترام
ہستیوں کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔ جن کے
پسینہ کی جگہ ہر احمدی اپنا خون پیش کرنا سعادت
سمجھتا ہے۔ اور اس طرح فساد پیدا کرنے کی
راہ نکالی جائے جس کے لئے احراری تُلے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر آتے ہیں۔ چنانچہ نہایت ادنیٰ درجہ کے احراری یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ احمدیوں کی واجب الاحترام ہستیوں کے گلے پڑ جاؤ اور ان کی تذلیل کرو تاکہ فساد کھڑا ہو۔" ان واقعات کی اطلاع حکام بالا کو بھی کردی گئی تھی کہ احراریوں کی طرف سے اس قسم کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ وہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کے معزز اشخاص اور خواتین کو چھیڑ کر نقص امن پیدا کریں۔ ان اطلاعات میں اس گلی کا بھی ذکر تھا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب پر یہ شرمناک حملہ کیا گیا۔ اور اس شرارت کی غرض بھی واضح کیگئی تھی۔ کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ قادیان میں فساد ہو۔ اور جماعت احمدیہ کو بدنام کیا جائے کہ یہ فسادی جماعت ہے۔ لیکن ان اطلاعات کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کیگئی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۶ بجے کے قریب جب صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بائیسکل پر گزرے تو ملزم نے جو ایک گداگر کا بیٹا ہے لاٹھی سے آپ کے سر پر وار کیا۔ لیکن سائیکل کے آگے بڑھ جانے کیوجہ سے یہ وار حضرت صاحبزادہ صاحب کے کولے پر پڑا۔ اسپر جب آپ سائیکل سے اتر رہے تھے۔ تو اس نے دوسرا وار سر پر کیا۔ جسپر حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنا بازو آگے کیا اور یہ چوٹ بازو پر لگی۔ اس کے بعد حملہ آور بھاگ کر اس گلی میں چلا گیا جہاں ایک مکان میں احراری رہتے ہیں۔ حادثہ کے معاً بعد حضرت میاں صاحب پولیس چوکی میں تشریف لیگئے اور وہاں جاکر اس واقعہ کی رپورٹ درج کرائی۔

سُنا گیا ہے۔ کہ حادثہ سے قبل دوپہر کے دو بجے کے قریب حملہ آور عبدالسلام احراری ولد ڈاکٹر عبداللہ کے مکان پر دستک دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اور بیٹھک کا دروازہ کھلنے پر وہ اندر داخل ہو گیا۔ جہاں کچھ دیر تک بیٹھے وہ دونو باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد اڑھائی بجے سے لیکر وقوعہ کے وقت تک اُسے مسجد خوجیاں اور مُلا عبداللہ احراری کی دوکان اور مکان کے قریب لاٹھی لئے ہوئے دیکھا گیا۔ اور بعض نے اسکے منہ سے اس قسم کے الفاظ سُنے کہ جس کا انتظار کر رہا ہوں وہ نہیں گذرتا۔ آج میں مر جاؤنگا یا کسی کو مارونگا۔ جسکی مجھے انتظار ہے معلوم نہیں وہ کہاں چلا گیا۔ اسکے بعد ۶ بجے کے قریب جب حضرت میاں صاحب وہاں سے گذرے تو اس نے کمینہ اور حد درجہ شرمناک حملہ کیا۔

اس خونچکان حادثہ کی خبر ہر احمدی پر بجلی کیطرح گری۔ مقامی جماعت کا ہر فرد اسوقت غم والم کی مجسم تصویر تھا۔ ایک دردناک کیفیت تھی۔ جسکا اظہار تقریر یا تحریر سے ناممکن ہے۔ ایک طرف ہر احمدی اپنی جان سے عزیز اپنے رشتہ داروں سے عزیز اور اپنے مال و جاہ سے عزیز ہستی پر ایک کمینہ اور ذلیل احراری کے حملہ آور ہونے کیوجہ سے غم والم میں دیوانہ ہو رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ اور دوسری طرف اسکو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حکم "صبر کرو۔ صبر کرو" روک رہا تھا کہ وہ اپنے جذبات کو دبائے رکھے۔ اور اسکا کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے دشمن کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائے۔ کہ جماعت احمدیہ فسادی جماعت ہے۔ چنانچہ جماعت کے ذمہ وار اصحاب نے فوری طور پر یہ انتظام کیا۔ کہ ہر محلہ کے احمدیوں کو صبر کرنے اور پُر امن رہنے کی تلقین کیگئی عجب بیقرار دل اور عجب اشکبار آنکھیں تھیں۔ کہ ان حالات میں جبکہ ایسا اشتعال پیدا کیا جا رہا تھا کہ ہمارے مقدس مقام قادیان میں احراری لوگ ہمارے امام اور مسیح الزمان کو نہایت گندی اور فحش گالیاں نکالیں دیواروں کو گرائیں۔ جائیدادوں پر غاصبانہ قبضہ کریں۔ یہانتک ہی نہیں بلکہ ہماری مقدس و محبوب ہستیوں پر حملہ آور ہوں پھر بھی ہم انکا مقابلہ نہ کریں اور دفاعاً بھی ان سے بدلہ نہ لیں اور اپنے پیارے امام کے حکم کے ماتحت ہر ایک احمدی نے اسپر پورا پورا عمل کیا۔ اور دنیا کو بتلا دیا کہ خدا تعالیٰ کی مقدس اور روحانی جماعتیں اپنے اندر اطاعت۔ برداشت اور صبر کی وہ طاقتیں رکھتی ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ؛

حملہ آور کی گرفتاری۔ اس واقعہ کی اطلاع ۸ جولائی کو اسی وقت حضرت صاحبزادہ صاحب نے پولیس چوکی میں درج کروا دی تھی مگر پولیس حملہ آور کو گرفتار نہ کر سکی۔ اسکے بعد ۱۳ جولائی کو اسکی گرفتاری عمل میں آئی۔

شکوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسوقت اخبار "مصباح" کو جاری ہوئے آٹھ سال ہو چکے ہیں اور جماعت میں احمدی خواتین کا یہ واحد اخبار ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ باوجود اتنا لمبا عرصہ گذرنے کے ابھی تک اخبار کی اشاعت سینکڑوں تک محدود ہے۔ حالانکہ اگر جماعت کی ترقی۔ کامیابی اور تعلیم کو مدنظر رکھا جائے۔ تو اخبار کی اشاعت اور اسکی مالی طاقت اسوقت نہایت مضبوط نظر آنی چاہیئے تھی خصوصیت سے اسوقت جبکہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید میں اشاعت کا خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس اخبار کی بہتری اور اشاعت کی ترقی کیلئے کوشش کرے۔ اگر احمدی خواتین اسکی اشاعت کے متعلق تھوڑی سی کوشش بھی کریں۔ تو اخبار کی اشاعت بہت بڑھ سکتی ہے۔ لجنات اماء اللہ کی ممبر اور دیگر خواتین کو جو اپنے اندر اخلاص اور ایثار کا جذبہ رکھتی ہیں۔ چاہیئے کہ وہ اپنے اس اخبار کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے کوشش کریں۔ اور نہ صرف خود ہی خریدار بنیں بلکہ دوسری بہنوں کو بھی خریدار بنا کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کی مسلمانوں سے غداری

لاہور میں مسلمانوں پر گولی چل گئی

مسجد شہید گنج کے تنازعہ نے جون کے آخر سے مسلمانوں کی حالت کو نہایت ہی صدمہ اور رنج پہنچایا ہے۔ لاہور کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دیگر مسلمانان پنجاب کے لئے عموماً ہر دن ایک نئی مصیبت اور نیا غم لانیوالا ہوتا ہے۔ سکھوں نے مسجد شہید گنج کو گرا کر مسلمانوں کو انتہائی تکلیف و مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ اور ان کے مذہبی جذبات اور احساسات کو اسقدر مجروح کیا گیا۔ کہ ان میں ایک کہرام مچ گیا۔ ایسی مصیبت اور رنجیدہ حالات میں نہایت ضروری تھا۔ کہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنیوالے آگے بڑھتے اور انکی مصیبت میں انکا ہاتھ بٹاتے مگر تعجب ہے کہ ایسے المناک وقت میں وہ احراری لیڈر جو اپنے آپکو آٹھ کروڑ مسلمانوں کا نمائیندہ کہتے تھے اور اسلام کا محافظ بنے پھرتے تھے۔ اس طرح سو گئے جیسے سانپ سونگھ گیا ہے اور مسلمانوں کے اضطراب۔ بےچینی اور چیخ و پکار نے ان پر کوئی اثر نہ کیا۔ بلکہ نہایت بے پرواہی سے وہ دوسرے مقامات پر زر طلبی میں مشغول رہے۔ اور اس بات کا ذرہ بھر بھی احساس نہ کیا۔ کہ وہ قوم جن سے ہم پیسہ بٹورتے ہیں وہ تکلیف میں ہے اسکی مدد کریں۔ اور باوجود قوم کے بار بار اصرار کرنے کے صرف جواب یہ دیا گیا کہ "مجلس احرار نے دانشمندانہ خاموشی اختیار کر رکھی ہے"۔ اسپر بھی جب قوم نے ان سے کہا کہ یہ تمہاری غداری ہے کہ تم اس تکلیف کے وقت میں گریز کر رہے ہو تو ایک مجلس مشاورت بلانے کا اعلان کیا۔ جسکی تاریخیں ۲۷، ۲۸۔ جولائی مقرر کر دیں۔ سچ ہے تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔

لاہور میں کرفیو آرڈر جاری ہے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے اور احراری لیڈر یہ اعلان کر رہے ہیں کہ آخر جولائی میں جا کر مجلس کریں گے۔

گولی چل گئی

بالآخر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ جب ان نام نہاد لیڈروں نے مسلمانوں کی فریاد اور چیخ و پکار کو نہ سنا اور اپنے عشرت کدوں سے باہر نہ نکلے انہیں صبر و تحمل کی تلقین نہ کی۔ اور ایسے نازک وقت میں ان کی رہنمائی نہ کی۔ تو ۲۰۔ اور ۲۱ جولائی کو جبکہ مسلمانان لاہور کا ایک ہجوم مسجد شہید گنج کے متعلق اپنے رنج و غم کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ان پر گولی چلائی گئی۔ جن میں سے کئی مسلمان جان بحق ہو گئے اور بہت سے مجروح ہوئے۔

ان واقعات سے ہر مسلمان پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ احراری مسلمانوں کے خیر خواہ ہرگز نہیں ہیں بلکہ ان کے مدنظر صرف ذاتی فوائد اور اغراض ہیں۔ اور مصیبت اور تکلیف کیوقت وہ مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ سچ ہے۔

او خویشتن را گم کرد کرا رہبری کند۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام بخاری علیہ الرحمۃ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ میں اپنے وطن بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپکا نام محمدؐ اور کنیت عبداللہ تھی۔ بچپن ہی میں باپ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے تھے۔ والدہ اور بھائی کے ہمراہ مکہ معظمہ تشریف لائے۔ یہاں آپ کو اس زمانے کے اکثر علما کی پاک صحبتوں میں رہنے اور احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سننے کا موقعہ ملا۔ اسکے بعد آپنے علم حاصل کرنے کی خاطر مصر۔ شام اور بصرہ کا سفر کیا۔ متعدد بار کوفہ و بغداد جاکر وہاں کے بزرگوں اور علماء سے علم حاصل کیا۔ اور کئی کتابیں تصنیف کیں۔ اسکے بعد آپکے دل میں مستند احادیث جمع کر کے ایک کتاب لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس غرض کے لئے آپنے حدیثوں کو حفظ کرنا شروع کیا۔ اور اس میں آپکا حافظہ اور ذہن بہت ہی عمدہ ثابت ہوا۔ آپکو بہت جلد ہزاروں حدیثیں یاد ہوگئیں۔ بعد ازاں آپنے انکو کتابی شکل میں مرتب کرنا شروع کیا۔ لیکن جس حدیث کو آپ اپنی کتاب میں شامل کرتے نہایت ہی احتیاط اور چھان بین کے بعد نماز نفل ادا کرتے ہوئے خدا کے حضور التجا کرتے۔ کہ اے خدا میں نے اس حدیث کو اپنی دانست میں نہایت اختیاط سے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔ لیکن اے سمیع و بصیر اگر تو اس میں کسی قسم کی غلطی دیکھے تو آگاہ کردے۔ یا اس کے اندراج کا خیال میرے دل سے نکال دے۔

آپکے جرح و تعدیل کی یہ کیفیت تھی۔ کہ آپنے چھ سات لاکھ حدیثوں میں سے صرف سات ہزار دو سو پچھتر احادیث منتخب کیں۔ آپنے ایک شخص کی دس ہزار حدیثوں کو صرف اس بنا پر چھوڑ دیا کہ اس کی صداقت پر آپکو کچھ شبہ تھا۔

غرض یہ آپکی جانکاہ کوششوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ کہ اسوقت ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک اقوال افعال سے آگاہ ہوتے۔ اور آپکے اسوۂ حسنہ سے جو تمام جہاں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ مستفید ہوتے ہیں:

بخاری شریف ان کتابوں میں سے ایک ہے جسکا درجہ صفحہ ہستی پر قرآن کریم کے بعد شمار ہوتا ہے۔ اور جسکو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کا خطاب ملا ہے۔ ان حدیثوں کو یکجا جمع کرنے اور ہم تک پہنچانے میں کتنی کتنی مصائب برداشت کیں اور جانی و مالی قربانی کا سامنا ہوا۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک موقع پر آپ بحری سفر میں تھے۔ اس سفر میں آپ کے ساتھ علاوہ اور ہمراہیوں کے ایک چور بھی تھا۔ اس کو کسی طرح اس بات کا علم ہوگیا کہ آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

126

پاس ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی ہے۔ اور وہ اس فکر میں پڑا۔ کہ کسی طرح یہ تھیلی قبضہ میں کی جائے۔ آخر بہت غور فکر کے بعد ایک تدبیر اسکے ذہن میں آئی۔ وہ افسران کشتی کے پاس گیا۔ اور فریاد کی کہ میری ایک اشرفیوں کی تھیلی گم ہوگئی ہے۔ جو یقین ہے کہ انہیں مسافروں کے پاس ہوگی۔ لہذا ان کی تلاشی لی جائے۔ تلاشی شروع ہوئی اور ہر ایک سے اسکے متعلق سوال ہونے لگا۔ آپؒ فوراً اس معاملے کو سمجھ گئے۔ کہ یہ سب میری تھیلی کے لئے ہو رہا ہے۔ اسی وقت لوگوں کی نظر بچا کر چپکے سے تھیلی دریا کے حوالے کی اور آپؒ خالی ہاتھ ہو بیٹھے جب تلاشی ہوئی تو آپؒ سے کچھ برآمد نہ ہوا چند دنوں کے بعد وہی چور آپؒ کے پاس آیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ میں نے خود اشرفیوں کی تھیلی آپ کے پاس دیکھی تھی تلاشی کے وقت آپؒ نے وہ کہاں غائب کردی تھی آپؒ نے جواب دیا کہ تمہارا کہنا بالکل صحیح ہے۔ تھیلی میرے پاس تھی مگر میں نے جب تلاشی ہوتی دیکھی تو اسے دریا میں پھینکدیا کیونکہ میں ان ایام میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو لکھ رہا ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا۔ کہ میرے متعلق جھوٹے طور پر بھی کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ ملے میں نے اپنی بدنامی کیوجہ سے اور اس وجہ سے کہ لوگ ناحق دھوکے میں مبتلا نہ ہوں۔ اپنی ہزار اشرفیاں قربان کردیں۔ درس حدیث میں آپؒ غریب و امیر اور چھوٹے اور بڑے کا امتیاز نہیں رکھتے تھے بلکہ سب کو یکساں سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایکدفعہ حاکم بخارا نے آپؒ سے درخواست کی کہ آپؒ محل میں آکر بچوں کو پڑھایا کریں۔ تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ میں علم فروش نہیں کہ جاکر پڑھایا کروں۔ اسپر حاکم نے کہلا کر بھیجا کہ اچھا آپؒ اپنے گھر میں کسی علیحدہ جگہ پر عام لوگوں سے الگ پڑھائیں۔ تو آپؒ نے اس کو بھی نامنظور کردیا۔ اور کہا اگر آپ ان کو پڑھانا چاہتے ہیں۔ تو ان کو عام لوگوں کی جگہ پر ہی بھیجدیں۔ جہاں میں خوشی سے پڑھایا کروں گا۔ اس پر حاکم بخارا ناراض ہوگیا۔ اور بخارا سے آپکو نکلوادیا۔ یہانتک کہ آپؒ نے وطن سے باہر ہی ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔ یہ تھا آپؒ کے اخلاص کا نمونہ۔

رابعہ از کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

خریداران اخبار مصباح اپنا بقایا۔ اور ۱۹۳۵ء کا چندہ جلدی ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔ اور اس کی اشاعت بڑھا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وصیتیں

۳۵۴۴ مینکہ بشیر احمدؐ شاہ ولد سید گل حسن شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر چھبیس ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدیؐ ساکن پنچوڑیاں ڈاکخانہ کہاریاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ ۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔

اسوقت میری ماہوار آمد چونتیس روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدؐیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدؐیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم بشیر احمدؐ ۲۲ ۴/۳۵

گواہ شد:۔ عبدالحکیم احمدؐی۔ سوداگر چرم وارد سندھ۔
العبد:۔ سید بشیر احمدؐ معرفت برج انسپکٹر صاحب تیرتھ لکی ڈاکخانہ خاص ضلع داؤد علاقہ سندھ۔
گواہ شد:۔ قریشی محمدؐ صالح مبلغ سندھ۔ سکونتی محلہ دار الرحمت قادیان ؎

۴۲۱۴ مینکہ غلام نبی پنشنر حوالدار ولد محمدؐی قوم کشمیری میر پیشہ ملازمت و پنسن عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان دار الامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱ ۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت پنشن مبلغ ۱۰ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدؐیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدؐیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱ ۹/۳۴

گواہ شد:۔ محمدؐ امین قوم کشمیری احمدؐی دوکاندار محلہ دار الرحمت قادیان بقلم خود ؎ العبد:۔ غلام نبی حوالدار ولد محمدؐی قوم کشمیری میر احمدؐی ساکن قادیان گورداسپور ؎ گواہ شد:۔ چوہدری مبارک علی دوکاندار احمدؐی محلہ دار الرحمت قادیان ۱ ۹/۳۴ ؎ گواہ شد:۔ محمدؐ الطاف خاں جنرل محصل قادیان ؎ گواہ شد:۔ فیض احمدؐ انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔ کاتب الحروف ؎

۳۴۸۴ مینکہ صوفی سید محمدؐ عبدالرحیم ولد سید عنائیت علی شاہ قوم سید صوفی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدؐی ساکن لدھیانہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ ۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ ماہوار آمد تنخواہ مبلغ -/۵۴ روپیہ اور مبلغ -/۸ روپیہ الاؤنس یعنی کل -/۶۲ روپیہ ہے۔ جس میں سے مبلغ -/۷ روپیہ میرا پراویڈنٹ فنڈ میں داخل ہوکر فقط -/۵۵ روپیہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی

ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو کوئی جائیداد متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: سید صوفی محمد عبدالرحیم محلہ صوفیاں لدھیانہ ۲۲/۴/۳۵ گواہ شد: علی محمد مولوی فاضل کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ گواہ شد: عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲/۴/۳۵

۱۷۳۷ ۔ منکہ محمد جمیل ولد حکیم محمد جلیل صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں ونڈ ضلع امرتسر حال وارد مصری شاہ محلہ جمیل آباد ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد موجودہ صرف ایک مکان پختہ رہائشی واقعہ مصری شاہ لاہور ہے۔ جس پر مبلغ ۔/۱۵۰۰ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ نیز اس وقت مکان مذکور کی قیمت فروخت بھی اتنی ہی ہے۔ یعنی ڈیڑھ ہزار کی مالیت رکھتا ہے۔ جس کا دسواں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ بعد منہائی قرضہ ۔/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ کیونکہ فدوی نے تمام روپیہ قرض لیکر مکان تعمیر کیا۔ جس میں سے ۔/۸۰۰ روپیہ ادا ہو چکا ہے۔ اور باقی ۔/۷۰۰ روپیہ فدوی کے ذمہ ہے۔ جو کہ بذریعہ ماہوار اقساط تنخواہ سے وضع ہو جاتا ہے۔ لہذا بندہ موجودہ آمدن کا بھی ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) ماہوار انجمن کو بحساب وصیت انشاء اللہ تعالےٰ ادا کرتا رہیگا۔ نیز بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ فقط خاکسار محمد جمیل احمدی مصری شاہ محمد جمیل آباد لاہور کلرک میونسپل کمیٹی۔

گواہ شد:۔ چوہدری غلام رسول جنرل سیکرٹری حلقہ فیض باغ لاہور۔ العبد: خاکسار محمد جمیل احمدی کلرک میونسپل کمیٹی۔ گواہ شد: محمد حنیف احمدی بقلم خود ولد مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ وکاندار مصری شاہ محلہ جمیل آباد لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُباعی

خدا سے نہیں کوئی بڑھکر رفیق
وہی ہے ہر اک خستہ جاں کا شفیق
اسی نے کہا میرزا سے نہ گھبرا
کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

(حسن رہتاسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے قاعدگی حیض

بے قاعدگی حیض

بے قاعدگی حیض

یہ بات درست ہے۔ کہ جبتک ایّام ماہواری بے قاعدہ ہوں اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اس میں مبتلا رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی تھوڑا یا زیادہ ؛

کمر۔ پیڑو۔ اور سر میں درد ہونا۔ جی متلانا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ پھوڑے۔ پھنسی حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ **حبِّ راحت** استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایّام ماہواری کی بے قاعدگی کیوجہ سے اگر اولاد نہ ہوتی ہو تو انکے استعمال سے نجات ہوگی ؛

ایک ماہ کی قیمت حبِّ راحت (۳/۸) تین روپے آٹھ آنے۔

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اِس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مُردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اسکو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا نسخہ مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولوی نورالدین صاحب ؓ سے سیکھ کر سنہ ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ جو نہایت کار آمد ہے۔ ایکدفعہ منگا کر خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں ؛

قیمت فی تولہ سوا روپیہ (۱۴/۱) مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا ؛

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

[illegible] عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible]